پریس ریلیز

سینیٹ سیکرٹریٹ

میڈیا ڈائریکٹوریٹ

اسلام آباد(26 جولائی 2019) قومی یکجہتی کے فروغ کیلئے تشکیل دی گئی سینیٹ کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس سینیٹر بیرسٹر محمد علی سیف کی سربراہی میں پارلیمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا۔ کمیٹی نے سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر موجود گستاخانہ مواد کی اشاعت کی روک تھام کیلئے موثر قانونی کارروائی کرنے اور ملوث افراد کو قانون کے کٹہرے میں لانے کیلئے اقدامات پر زور دیا۔ کمیٹی کے کنونیئر بیرسٹر محمد علی سیف نے کہا کہ سماجی رابطوں کی مختلف ویب سائٹس پر ایسے مباحثوں کی تشہیر کی جاتی ہے جن کا مقصد انبیاء علیہ اسلام کی شان میں گستاخی اور تمام مذاہب اور عقائد کی تضحیک کرنا ہوتا ہے جو کہ بالکل ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی ادارے اور خاص طور پر پی ٹی اے اور ایف آئی اے اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ ایسے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کریں جو معاشرے میں شر پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چیئر مین پی ٹی اے نے کمیٹی کو بتایا کہ گستاخانہ مواد کی سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر اشاعت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور جعلی ناموں کے ذریعے بھی ایسے مواد کو ایک ایجنڈے کے تحت پھیلایا جاتا ہے۔ پی ٹی اے میں ایک سیل قائم کیا گیا ہے جو اس طرح کی ویب سائٹس کو دیکھتا ہے اور ساتھ ہی اخبار میں اشتہارات، موبائل ایس ایم ایس کے ذریعے عوامی آگاہی پھیلانے کی بھی کوششیں جاری ہیں جبکہ شکایات کے اندراج کیلئے ٹیلی فون نمبر اور ای میل ایڈریس دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا کے بارے میں پالیسی جلد وضع کر دی جائے گی۔ پی ٹی اے نے اب تک 49 ہزار لنکس کو بلاک کیا ہے کچھ سماجی رابطوں کی ویب سائٹس کو مقامی سطح پر بلاک کیا گیا ہے جبکہ کچھ ایسی ویب سائٹس ہیں جو بیرون ملک چلائی جا رہی ہیں جس کے بارے میں ان کی انتظامیہ کو آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ کمیٹی نے یہ تجویز دی کہ پی ٹی اے ایک خصوصی مانیٹرنگ سیل قائم کرے جس کا مقصد سوشل میڈیا اور دیگر ویب سائٹس پر ڈالے جانے والے گستاخانہ مواد کی مانیٹرنگ ہو۔ کمیٹی نے مزید یہ بھی تجویز دی کہ جو قوانین اس حوالے سے موجود ہیں ان کا بغور جائزہ لیا اور متعلقہ ادارے اور پی ٹی اے کمیٹی کو قانون سازی کے حوالے سے اپنی رائے سے آگاہ کریں اور جہاں پر قانون میں کوئی کمی ہو اس کی نشاندہی کی جائے تا کہ پی ٹی اے اور ایف آئی اے کے ہاتھ مزید مضبوط کیے جائیں اور گستاخانہ مواد کی اشاعت اور تشہیر کے حوالے سے قانون سازی کو مزید سخت سے سخت کر دیا جائے۔ ڈی جی ایف آئی اے نے بتایا کہ جو بھی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس پر فوری عمل کیا جاتا ہے اور اب تک مجموعی طور پر 19 کیسز ایسے سامنے آئے ہیں جن کا تعلق گستاخانہ مواد کو سوشل میڈیا پر پھیلانے کے حوالے سے ہے اور ان میں 15 کے مقدمات پنجاب اور 4 اسلام آباد میں سامنے آئے ہیں اور ان کیسز میں ملوث افراد کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ 12 کیسز انکوائری ہو رہی ہے۔ کمیٹی کے کنونیئر اور اراکین کمیٹی نے کہا کہ اظہار رائے کی آزادی کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ مذاہب، عقائد اور انبیاء کی شان میں گستاخی کی جائے اسلام تمام مذاہب اور عقائد کے احترام کا درس دیتا ہے اور ہم بحیثیت مسلمان تمام

مذاہب اور عقائد کا احترام کرتے ہیں۔اراکین کمیٹی نے کہا کہ سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر گستاخانہ مواد کی موجودگی قابل افسوس ہے ۔اس کی روک تھام کیلئے اداروں کو آپس میں رابطے بڑھانے ہونگے اور اس کے ساتھ ہی ان اسلامی ممالک کے تجربات سے فائدہ اٹھانا ہوگا جنہوں نے اپنے ملکوں میں اس قسم کے مواد کی روک تھام کیلئے پالیسیاں وضع کی ہیں۔اراکین کمیٹی نے کہا کہ پی ٹی اے بڑا ادارہ ہے اور اس کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسے مواد کا ازخود نوٹس لے کر کارروائی کرے۔اراکین کمیٹی نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اسلام دشمن عناصر شر پسندانہ کارروائیوں میں مصروف عمل ہیں اور اسلام اور انبیاء کے خلاف منظم ایجنڈے کے تحت مہم چلائی جارہی ہے جس کی یہ کمیٹی پرزور مذمت کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ قوانین کو زیادہ سے زیادہ سخت کرنے اور ٹیکنکل استعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔کمیٹی نے ایف آئی اے سائبر کرائم سیل کو بھی مضبوط بنانے کی سفارش کی اور کہا کہ جدید دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے سائبر کرائم سیل کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی ضرورت ہے۔کمیٹی نے پی ٹی اے اور ایف آئی اے کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ ایسے اقدامات جن کے باعث کسی کی دل آزاری ہو یا مذاہب یا عقائد اور انبیاء کی شان میں گستاخی کی جائے کے خلاف آواز اٹھائی جائے اور ملوث افراد کو قانون کے کٹہرے میں لاکھڑا کر کے سخت سے سخت سزائیں دی جائیں۔کمیٹی کے آج کے اجلاس میں سینیٹرز خانزادہ خان، اورنگزیب خان، سجاد حسین طوری، ہدایت اللہ، نصیب اللہ بازئی، سید محمد صابر شاہ، ستارہ ایاز، فدا محمد، ثمینہ سعید اور دلاور خان نے شرکت کی جبکہ پی ٹی اے، وزارت داخلہ، ایف آئی اے اور متعلقہ اداروں کے حکام بھی اجلاس میں موجود تھے۔

****